



سوال

(83) ایک مرکزی گاؤں میں جمعہ ہوتا ہے اور ملحقہ گاؤں والے.... الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یک اہل حدیث عالم ایک گاؤں میں جمعہ پڑھاتے تھے اور کئی گاؤں آس پاس والے میل دو میل نصف میل تک وہاں آتے تھے۔ مگر بہت لوگ بوجہ سستی حاضر جمعہ نہیں ہوتے تھے۔ اب بعض دوسرے گاؤں میں بھی جمعہ شروع کیا گیا ہے۔ اب پہلے جمعہ والے عالم نے فتویٰ دیا ہے کہ دوسرا جمعہ ان گاؤں میں حرام ہے۔ صرف اسی گاؤں میں جمعہ ہوسکتا ہے۔ جس میں پہلے شروع کیا گیا تھا۔ دلیل اس کی عوالی مدینہ والی حدیث ہے جو بعض عوالی آٹھ میل تک تھے وہ سب مدینہ میں حاضر ہوتے تھے۔ کیا واقعی پہلے جمعہ کے بعد دوسرے گاؤں میں جو میل دو میل تک ہوں بلکہ آٹھ میل تک ہے۔ جمعہ حرام ہے۔ اس میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قال اللہ تعالیٰ یا اهل الکتاب لا تغلوا فی دینکم۔ وقال النبی ﷺ الدین یُسْرَیہ مولوی صاحب غالی ہیں اور ایسے جمعہ کو حرام کہنا فی الحقیقت جمعہ فرنی القریٰ کی حرمت ثابت کرنا ہے۔ جو آج تک اہل حدیث اور احناف کا موجب تنازعہ ہے۔

عوالی سے بطور فضیلت آپ کے عہد و خلفاء کے عہد میں حاضر ہوتے تھے۔ کیوں کہ خلیفہ ثانی امیر المؤمنین عمر بن خطاب کا فرمان عام ہے کوئی استثناء نہیں ہے اَنْ تَجْمَعُوا حَیْثُ نَکُنْتُمْ یعنی جہاں پر ہو جمعہ پڑھا کرو، یہ استثناء نہیں کہ صرف ایک ہی گاؤں میں جمعہ ہوسکتا ہے۔ دوسرے گاؤں میں جمعہ مت پڑھو۔ لہذا دوسرے گاؤں میں بھی جمعہ درست ہے۔ گو افضل یہی ہے کہ سب جمعہ ایک ہی جگہ ادا کریں۔

لوگوں کو فتوؤں سے اپنے قبضہ میں رکھنے کی کوشش کرنا فضول ہے۔ قُلْ لَھُزْمٌ فِیْ اَنْفُسِھُمْ قَوْلًا بَلِیْغًا پَر عمل کرتے ہوئے اور پر تاثر خوش بیانی سے لوگ خود بخود گرویدہ ہوسکتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے: بَشْرًا وَاوَلَا تَنْفَرُوا لَوُغُوں کُوخُو شَجْرَی سَنَاؤَ نَفَرْتِ مَت دَاوًا۔ کیا جمعہ کو حرام کہنے سے نفرت ہوگی یا بشارت۔ خصوصاً جب کہ اہل علم اسے جائز کہتے ہوں۔ عملی مسائل میں ایسا تشدد درست نہیں ہے۔ وَفِیْ هٰذَا کَفَايَةٌ لِمَنْ لَمْ يَرَايَةَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

فتاویٰ علمائے حدیث



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

جلد 3 ص 54

محدث فتویٰ